بائبل کے نقاط جو ثابت کرتے ہیں کہ یسوعؑ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل کے ہی نبی ہیں اسکے علاوہ وہ کسی اور قوم کی طرف بھیجے ہی نہ گئے تھے

1

(انجیل متی ۱: ۱۸ تا ۲۱) ۔۔۔۔۔۔(۲۱) اسکے بیٹا ہوگا اور تو اسکا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو انکے گناہوں سے نجات دے گا۔

2

(متی ۲:۲) مجوسی یہ کہتے ہوئے آئے کہ یہودیوں کا جو بادشاہ پیدا ہوا ہے کہاں ہے

3

(متی ۲:۵، ۶) اے بیت لحم یہوداہ کے علاقے تو یہوداہ کے حاکموں میں سب سے چھوٹا ہرگز نہیں ہے کیونکہ تجھ میں سے ایک سردار نکلیگا ''جو میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کریگا''

4

(متی ۳:۱۱،۱۲) ۔۔۔۔جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زورآور ہے۔ میں اسکی جوتیاں اٹھانے کے قابل نہیں ہوں۔ وہ تم کو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔۔۔۔۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں)

5

(متی ۴:۱۷) اس وقت سے یسوعؑ نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے
(یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں)

6

(متی ۵:۲ تا ۱۶) یسوعؑ نے ۹ اقسام کے لوگوں کو خوشخبری نجات اور بخشش کی خوشخبری سنائی اور یہ ان تمام لوگوں کیلئے انھوں نے ''تم'' کو لفظ استعمال کیا۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں)

7

(متی ۵: ۱۷ تا ۱۹) میں یسوعؑ نے یہ فرمایا کہ میں توارت کومنسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ اسکے احکامات کو پورا کرنے آیا ہوں (یعنی تم کوان پر درست طرح عمل کرنا سکھانے آیا ہوں) ۔(یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہےاور کسی قوم کونہیں)

8

(متی ۵:۲۰) میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی تو تم آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوسکوگے۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہےاور کسی قوم کونہیں)

9

(متی ۵:۴۷) اگر تم فقط اپنے بھائیوں ہی کوسلام کروتو کیا زیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا نہیں کرتے؟ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہےاور کسی قوم کونہیں)

10

(متی ۶:۷) جب تم دعا مانگوتو غیر قوموں کی طرح بک بک مت کرو کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بہت بولنے سے ہماری سنی جائیگی۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہےاور کسی قوم کونہیں)

11

(متی ۶:۳۱،۳۲) اس فکر میں مت رہو کہ ہم کیا کھائینگے اور کیا پئیں گے۔(۳۲) کیونکہ ان سب چیزوں کی تلاش میں غیر قومیں رہتی ہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہےاور کسی قوم کونہیں)

(متی ۷:تا ۵) عیب جوئی نہ کرو۔ تو اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اپنی آنکھ کے شہتیر پرغور نہیں کرتا؟ اور جب تیری ہی آنکھ میں شہتیر ہے تو تو اپنے بھائی سے کیونکر کہہ سکتا ہے کہ لا تیری آنکھ میں سے تنکا نکال دوں۔ اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر نکال پھر تو اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو بھی اچھی طرح دیکھکر نکال سکے گا۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہےاور کسی قوم کونہیں)

12

(متی ۷:۶) پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کیا آگے نہ ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ انکو پاؤں تلے روندیں اور پلٹ کر تم کو پھاڑیں۔

(اس تعلیم میں سور اور کتے غیر اقوام کو کہا گیا ہے اور یہ تعلیم بھی خاص یہودیوں کیلیئے ہی ہے۔(یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہےاور کسی قوم کونہیں)

(متی ۷:۱۲) (تک کی ساری تعلیمات کا مخاطب بھی یہودی قوم ہے۔)۔۔۔۔۔۔پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی انکے ساتھ کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہےاور کسی قوم کونہیں)

13

(متی ۷: ۱۳ تا ۲۷) تک کی تمام تعلیمات کا مخاطب بھی صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم ہے۔۔۔۔۔۔۔جھوٹے نبیوں

سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں (۱۸) انکے پھلوں سے تم انکو پہچان لوگو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(یہودی عقیدہ کے مطابق نبوت صرف بنی اسرائیل میں ہی آئی ہے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کے اندر نبوت نہیں آئی ہے۔اور بائبل مطابق بنی اسرائیل قوم کے اندر اصل انبیائے کرام کے ساتھ ساتھ جھوٹے نبی بھی بکثرت آتے رہے ہیں اور لوگوں کو ورغلاتے رہے ہیں۔چونکہ یہودی عقیدہ سوائے بنی اسرائیل کے اور کسی قوم میں نبوت آنے کا قائل ہی نہیں لہٰذا اس وجہ سے (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں)اور اسی سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ سوائے بنی اسرائیل قوم کے اور کسی قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے

14

(متی ۸:۱۷) تا کہ جو یسعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ اس نے آپ ہماری کمزوریاں لے لیں اور بیماریاں اٹھا لیں۔(یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں)۔اور اس سے یہ صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلیئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے

15

(متی ۹:۱۵) ۔۔کیا براتی جب تک دلہا انکے ساتھ ہے وہ ماتم کر سکتے ہیں؟ مگر وہ دن آئینگے کہ دلہا ان سے جدا کیا جائیگا۔اس وقت وہ روزہ رکھیں گے۔۔۔(یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلیئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

16

(متی ۹:۳۵) ۔۔یسوعؑ انکے عبادتخانوں میں پھرتا رہا اور ان کو تعلیم دیتا رہا اور آسمان کی بادشاہی کی خوشخبری دیتا رہا۔
سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں پھرتے رہے؟ جواب ہے بنی اسرائیل کے شہروں اور گاؤں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیا اس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیر اقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیر اقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہو سکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔
(یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلیئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

17

(متی ۹:۳۷،۳۸) فصل تو بہت ہے مگر مزدور تھوڑے ہیں۔پس فصل کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کیلیئے مزدور بھیج دے۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلیئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

18

(متی ۱۰:۵ تا ۲۳) ۔۔۔غیر قوموں کی طرف مت جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا (۶) بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (۱۵) میں تم کو بھیجتا ہوں گویا بھیڑوں کو بھیڑیوں کے بیچ میں۔۔۔۔۔۔۔۔ (۱۷) ۔۔۔وہ تمکو عدالتوں کے حوالے کریں گے اور اپنے عبادتخانوں میں تم کو کوڑے ماریں گے (۱۸) اور تم میرے سبب سے حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضر کیئے جاؤ گے تا کہ انکے لئے اور غیر قوموں کیلیئے گواہی ہو۔۔۔ (۲۳) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے کہ ابن آدمؑ آجائیگا۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیا اس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیر اقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیر اقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلیئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

19

(متی ۱۱:۱) ۔۔۔تو ایسا ہوا کہ وہاں سے چلا گیا تا کہ ان کے شہروں میں تعلیم دے اور منادی کرے۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیا اس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیر اقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیر اقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلیئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

20

(متی ۱۱:۲۸ تا ۳۰) اے محنت اٹھانے والو اور اے بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ میں تم کو آرام دوں گا (۲۹) میرا جوا اپنے اوپر اٹھا لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن۔تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی (۳۰) کیونکہ میرا جوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیا اس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیر اقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیر اقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلیئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

21

(متی ۱۲:۹) ۔۔۔اور وہ وہاں سے چل کر انکے عبادتخانہ میں گیا۔۔۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے

کیااس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیراقوام کےلوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیراقوام کےلوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہےاور کسی قوم کونہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اورصرف بنی اسرائیل قوم کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

22

(متی ۱۳:۱۴تا ۱۷) اور انکے حق میں یسعیاہؑ نبی کی یہ پیش گوئی پوری ہوتی ہے کہ تم کانوں سے سنوگے پر ہرگز نہ سمجھوگے اور آنکھوں سے دیکھوگے پر ہرگز معلوم نہ کروگے(۱۵) کیونکہ اس امت کے دل پر چربی چھا گئی ہےاور کانوں سے اونچا سنتے ہیں اور انہوں نے اپنی آنکھیں بند کرلی ہیں۔۔۔۔۔۔لیکن مبارک ہیں تمہاری آنکھیں اس لئے کہ وہ دیکھتی ہیں اور تمہارے کان اس لئے کہ وہ سنتے ہیں ۱۷کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں کو آرزو تھی کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو دیکھیں مگر نہ دیکھا جو باتیں تم سنتے ہو سنیں مگر نہ سنا۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کوتعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیااس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیراقوام کےلوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیراقوام کےلوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہےاور کسی قوم کونہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اورصرف بنی اسرائیل قوم کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

23

(متی ۱۳:۵۴،۵۵) اور اپنے علاقے میں آکر انکے عبادتخانے میں انکو ایسی تعلیم دینے لگا کہ وہ حیران ہوکر کہنے لگے کہ اس میں یہ حکمت اور معجزے کہاں سے آئے؟ کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کوتعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیااس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیراقوام کےلوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیراقوام کےلوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہےاور کسی قوم کونہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اورصرف بنی اسرائیل قوم کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

24

(متی ۱۵:۲۴) اس نے جواب میں کہا کہ ”میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا“۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کوتعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیااس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیراقوام کےلوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیراقوام کےلوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہےاور کسی قوم کونہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اورصرف بنی اسرائیل قوم کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

25

(متی ۱۵: ۲۵ تا ۲۷) ۔۔۔اس عورت نے کہا خداوند میری مدد کر۔(۲۶) اس نے جواب میں کہا لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں (۲۷) اس نے کہا ہاں خداوند کیونکہ کتے بھی ان ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں جو انکے مالکوں کی میز سے گرتے ہیں۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیا اس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیراقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیراقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

26

(متی ۱۳: ۵۷) یسوعؑ نے ان سے کہا کہ نبی اپنے وطن اور گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔۔۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیا اس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیراقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیراقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

27

(متی ۱۸: ۱۷) اگر تیرا بھائی پھر بھی تیری نہ سنے تو اسے محصول لینے والے اور غیر قوم والے کی مانند جان۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیا اس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیراقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیراقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

28

(متی ۱۹: ۱۷ تا ۲۱) ۔۔۔اگر تو ہمیشہ کی زندگی چاہتا ہے تو حکموں (شریعت موسویؑ کے) پر عمل کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(۲۱) آ کر میرے پیچھے ہو لے۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیا اس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیراقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیراقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

29

(متی ۱۹: ۲۸) ۔۔۔۔جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا تو تم بھی جو میرے پیچھے ہو لئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل

کے (تمام اقوام اور ساری دنیا کا نہیں) کے ۱۲ قبیلوں کا انصاف کروگے۔ سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیا اس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیر اقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیر اقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

30

(متی ۲۰: ۱۸، ۱۹) دیکھو ہم یروشلم کو جاتے ہیں اور ابن آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائیگا اور وہ اسکے قتل کا حکم دیں گے (۱۹) اور اسے **غیر قوموں کے حوالے کرینگے** تاکہ وہ اسے ٹھٹھوں میں اڑائیں اور کوڑے ماریں اور مصلوب کریں اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائیگا۔۔۔سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیا اس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیر اقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیر اقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

31

(متی ۲۱: ۵) صیون کی بیٹی سے کہو کہ دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے وہ حلیم ہے اور گدھے پر سوار ہے بلکہ لادو کے بچے پر۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیا اس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیر اقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیر اقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

32

(متی ۲۱: ۲۳) اور جب وہ ہیکل میں آکر تعلیم دے رہا تھا تو سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے اس کے پاس آکر کہا کہ تو یہ کام کس کے اختیار سے کرتا ہے؟۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کو تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیا اس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیر اقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیر اقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کو نہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

33

(متی ۲۱: ۴۲) جس پتھر کو معماروں نے رد کر دیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری

نظر میں عجیب ہے۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کوتعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیااس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیراقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیراقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کونہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلیئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

34

(متی ۲۱:۱۰،۱۱) ۔۔۔لوگ کہنے لگے کہ یہ کون ہے؟ بھیڑ کے لوگوں نے کہا کہ یہ ناصرۃ کا نبی یسوعؑ ہے

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کوتعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیااس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیراقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیراقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کونہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلیئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

35

(متی ۲۲:۱۶) انھوں نے کہا کہ اے استاد ہم جانتے ہیں کہ تو سچا ہے اور سچائی سے خدا کی راہ کی تعلیم دیتا ہے اور کسی کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ تو کسی آدمی کا طرفدار نہیں۔۔۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کوتعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیااس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیراقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیراقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کونہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلیئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

36

(متی ۲۲:۳۲،۳۳) کیاتم نے وہ نہیں پڑھا کہ۔میں ابرہامؑ کا خدا اور اضحاقؑ کا خدا اور یعقوبؑ کا خدا ہوں؟ وہ تو مردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے ۳۲ لوگ یہ سن کر اسکی تعلیم سے حیران ہوئے۔

سوال ہے جناب یسوعؑ کہاں تعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کے عبادتخانوں میں۔سوال ہے جناب یسوعؑ کس کوتعلیم دیتے رہے؟ جواب ہے یہودیوں کو۔سوال ہے کیااس تعلیم میں یہودیوں کے علاوہ غیراقوام کے لوگ بھی شامل تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔سوال ہے کیا یہودیوں کے عبادت خانوں میں غیراقوام کے لوگ جا کر یہودیوں کیساتھ انکی عبادت میں شریک ہوتے تھے یا ہوسکتے تھے؟ جواب ہے بالکل نہیں۔ (یسوعؑ کا یہ خطاب بھی صرف بنی اسرائیل کو ہے اور کسی قوم کونہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل قوم کیلیئے ہی مبعوث ہوئے تھے اسکے علاوہ کسی بھی دوسری قوم کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے)

37

(متی ۲۶:۴۵) ابن آدمؑ گناہگاروں کے حوالے کیا جاتا ہے۔

یہاں گناہگار غیراقوام کو یعنی رومیوں کو کہا گیا ہے اور یہاں بھی مسیحؑ نے بنی اسرائیل کو اپنی قوم اور رومیوں کو غیرقوم اور گناہگار کہہ کر اپنی قوم کو ان سے علیحدہ قرار دیا ہے اور اس بات کا

اظہار بھی کر دیا ہے کہ وہ صرف بنی اسرائیل قوم کا حصہ ہیں ان کا کسی بھی دوسری قوم کیساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ انکے نزدیک سوائے بنی اسرائیل کے باقی تمام اقوام غیر اقوام ہیں گناہگار ہیں، کتے اور سور ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسیحؑ کسی بھی غیر قوم کی طرف مبعوث ہوکر نہ آئے تھے حتیٰ کہ رومی قوم جس کے اندر یہودی مل جل کر رہ رہے تھے وہ اس قوم کی طرف بھی مبعوث ہوکر نہ آئے تھے اور اسی قو کو مسیحؑ غیر قوم اور گناہگار کہہ کر اس بات کا اعلان کر رہے ہیں کہ وہ کسی بھی غیر قوم کی طرف مبعوث ہوکر نہیں آئے بلکہ اگر آئے ہیں تو صرف اور صرف بنی اسرائیل ہی کے لئے ایک نبی اور پیغمبر بن کر آئے ہیں۔

38

(متی ۲۷:۳۰) انھوں نے اسے کہا اے یہودیوں کے بادشاہ آداب

اور یہاں بھی بائبل نے بنی اسرائیل کو اپنی قوم اور رومیوں کو غیر قوم اور گناہگار کہہ کر اپنی قوم کو ان سے علیحدہ قرار دیا ہے اور اس بات کا اظہار بھی کر دیا ہے کہ وہ صرف بنی اسرائیل قوم کا حصہ ہیں ان کا کسی بھی دوسری قوم کیساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ انکے نزدیک سوائے بنی اسرائیل کے باقی تمام اقوام غیر اقوام ہیں گناہگار ہیں، کتے اور سور ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسیحؑ کسی بھی غیر قوم کی طرف مبعوث ہوکر نہ آئے تھے حتیٰ کہ رومی قوم جس کے اندر یہودی مل جل کر رہ رہے تھے وہ اس قوم کی طرف بھی مبعوث ہوکر نہ آئے تھے اور اسی قو کو مسیحؑ غیر قوم اور گناہگار کہہ کر اس بات کا اعلان کر رہے ہیں کہ وہ کسی بھی غیر قوم کی طرف مبعوث ہوکر نہیں آئے بلکہ اگر آئے ہیں تو صرف اور صرف بنی اسرائیل ہی کے لئے ایک نبی اور پیغمبر بن کر آئے ہیں۔

39

(متی ۲۷: ۳۸) اسکا الزام لکھ کر اس کے سر پر لگا دیا کہ ''یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوعؑ'' ہے۔

اور یہاں بھی بائبل نے بنی اسرائیل کو اپنی قوم اور رومیوں کو غیر قوم اور گناہگار کہہ کر اپنی قوم کو ان سے علیحدہ قرار دیا ہے اور اس بات کا اظہار بھی کر دیا ہے کہ وہ صرف بنی اسرائیل قوم کا حصہ ہیں ان کا کسی بھی دوسری قوم کیساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ انکے نزدیک سوائے بنی اسرائیل کے باقی تمام اقوام غیر اقوام ہیں گناہگار ہیں، کتے اور سور ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسیحؑ کسی بھی غیر قوم کی طرف مبعوث ہوکر نہ آئے تھے حتیٰ کہ رومی قوم جس کے اندر یہودی مل جل کر رہ رہے تھے وہ اس قوم کی طرف بھی مبعوث ہوکر نہ آئے تھے اور اسی قو کو مسیحؑ غیر قوم اور گناہگار کہہ کر اس بات کا اعلان کر رہے ہیں کہ وہ کسی بھی غیر قوم کی طرف مبعوث ہوکر نہیں آئے بلکہ اگر آئے ہیں تو صرف اور صرف بنی اسرائیل ہی کے لئے ایک نبی اور پیغمبر بن کر آئے ہیں۔

40

(متی ۲۷:۳۳ تا ۳۹) اے یروشلم اے یروشلم تو جو نبیوں کو قتل کرتا ہے اور جو تیرے پاس بھیجے گئے ان کو سنگسار کرتا ہے کتنی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کر لیتی ہے اسی طرح میں بھی تیرے لڑکوں کو جمع کر لوں مگر تم نے نہ چاہا۔۔۔۔۔۔

یہ آیات صاف صاف ثابت کر رہی ہیں کہ یسوعؑ مسیحؑ اپنے آپ کو خود اپنی زبان سے انبیائے بنی اسرائیل میں سے ایک نبی بتا رہے ہیں اور جس طرح بنی اسرائیل کے تمام انبیائے کرام صرف بنی اسرائیل کے لئے ہی آتے رہے ہیں اسی طرح جناب مسیحؑ بھی خود کو صرف اور صرف بنی اسرائیل کی قوم کی طرف بھیجا گیا ایک نبی بتا رہے ہیں اور پھر ان آیات کے اندر جو یہ الفاظ آئے ہیں کہ ''کئی بار میں نے چاہا کہ تیرے لڑکوں کو ایک مرغی کی طرح اپنے پروں تلے جمع کر لوں لیکن تو نے نہ چاہا'' ان سے بالکل صاف طور یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے کہ مسیحؑ سوائے بنی اسرائیل قوم کے اور کسی بھی دوسری قوم کی طرف ہرگز ہرگز مبعوث نہ ہوئے تھے اور اگر وہ ایک نبی کی حیثیت سے آئے بھی تھے تو وہ صرف اور صرف اپنی ہی قوم یعنی بنی اسرائیل ہی کی طرف نبی بن کر مبعوث ہوئے تھے

41

(متی۲۲:۳۴ تا ۴۰) ان تمام آیات میں مسیحؑ اپنی قوم یعنی بنی اسرائیل کو تورات کی صحیح اور خالص تعلیمات دے رہے ہیں۔اس تعلیم اور تورات کی تشریح کا مرکز ومحور صرف اور صرف انکی اپنی ہی قوم یعنی بنی اسرائیل ہے۔

42

(متی۲۲: ۴۱ تا ۴۶) مسیحؑ کی آمد کی بشارت صرف اور صرف یہودی قوم کو تھی اور کسی قوم کو نہ تھی اور یہودی قوم سینکڑوں سالوں سے مسیحؑ کی آمد کا انتظار کررہی تھی بلکہ اب بھی کررہی ہے۔تو یہودی قوم کے مسیحؑ کو صرف اور صرف یہودی قوم میں آنا تھا۔یہودی قوم کو غیر اقوام کی غلامی سے نجات دلانے کیلیئے آنا تھا اور یہودی قوم پر ایک بادشاہ کی طرح حکومت کرنے آنا تھا۔یہودی قوم کے اس مسیحؑ کا دنیا کی کسی غیر قوم کیساتھ کوئی تعلق نہیں تھا اسکو خود بھی ایک یہودی ہونا تھا اور صرف اور صرف یہودی قوم کیلیئے ہی آنا تھا

43

(متی ۲۳: ۱ تا ۳۶) ان آیات میں مسیحؑ یہودی قوم کا ایک نبی اور ایک ربی ہونے کی وجہ سے تنقید کرتے ہیں۔یہودی قوم کی روایات کے مطابق ان کے انبیائے کرام ہی ان کی غلطیوں کی نشاندھی کرتے تھے اور ان پر تنقید کرتے تھے۔جیسے ایلیاہؑ، یرمیاہؑ، عاموسؑ ،یسعیاہؑ،حزقی ایلؑ،صفنیاہؑ اور یوحناؑ وغیرہ،اسی طرح یسوعؑ بھی یہودی قوم کے ایک نبی ہونے کی حیثیت میں بنی اسرائیل قوم پر انہی انبیائے کرام کی طرح تنقید کررہے ہیں۔

44

(متی۲۴:۱) ۔۔۔۔۔۔ہیکل صرف یہودی قوم کا مقدس مقام اور عبادت کی جگہ تھی اسکا کسی غیر قوم کیساتھ ہرگز ہرگز بھی کوئی تعلق نہ تھا۔کوئی غیر قوم کا فرد نہ ہیکل میں داخل ہوسکتا تھا نہ اس میں عبادت کرسکتا تھا یہ صرف اور صرف یہودی قوم کا ہی مقدس مقام تھا اور عبادت گاہ تھی اور اس میں صرف یہودیوں کے ربی اور انبیائے کرام ہی یہودیوں کو تعلیم دے سکتے تھے

45

(متی ۲۴ :۴ تا ۲۸) یسوعؑ یہودی قوم کے اندر اور یہودی قوم کے لئے ہی اپنا دوبارہ آنا بتارہے ہیں۔اور وہ بطور ایک یہودی اور یہودی نبی کے صرف یہودی قوم کو ہی تعلیم دے رہے ہیں اور صرف اسی قوم سے مخاطب ہیں۔اور اپنا یہودی قوم کے بیچ میں سے چلے جانا اور دوبارہ یہودی قوم میں ہی واپس آنا قوم کو بتارہے ہیں

46

(متی ۲۳:۴۲) پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے تمہارا خداوند کس دن آئیگا۔۔۔۔۔۔کیونکہ جس دن تم کو گمان بھی نہ

ہوگا ابن آدمؑ آ جائیگا۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ جناب یسوعؑ یہودی قوم کے درمیان ہیں اپنا دوبارہ آنا بتا رہے ہیں اور ان کی یہ دوبارہ واپسی بھی صرف اور صرف یہودی قوم کیلیئے ہوگی اس دوبارہ واپسی کا کسی بھی غیر قوم کیساتھ ہرگز ہرگز کوئی تعلق نہیں ہوگا

47

(متی ۲۵:۳۱ تا ۴۶) ۔۔۔۔۔۔۴۰ بادشاہ جواب میں ان سے کہے گا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا تو میرے ساتھ ہی کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان آیات میں بھی مسیحؑ اپنی ہی قوم یعنی بنی اسرائیل کیساتھ مخاطب ہیں اور ان کو یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر تم میرے ماننے والوں کیساتھ اچھا سلوک کرو گے تو قیامت کے دن تم اس بات کا بہت سا اجر پاؤ گے اور اللہ کے ہاں نیک بندے گنے جاؤ گے

48

(متی) جو نبی کے نام سے نبی قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائیگا اور جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یسوعؑ مسیحؑ نے اپنے بارہ شاگرد مقرر کیئے اور انھیں بارہ کو اپنی تعلیمات پھیلانے کیلیئے ذمہ دار بھی قرار دیا۔ مسیحؑ کے ان شاگردوں کو اناجیل میں رسول اور نبی بھی کہا گیا ہے۔ یسوعؑ ان رسولوں یا نبیوں کے ذمہ مسیحؑ نے صرف اور صرف پورے بنی اسرائیل میں اپنی تعلیمات پہنچانے کا کام لگایا اور ان کو دوسری کسی بھی غیر قوم کے بیچ جا کر تبلیغ کرنے سے صاف منع کر دیا۔ یہ شاگرد مسیحؑ کے ہوتے ہوئے بھی صرف اور صرف بنی اسرائیل کی قوم تک ہی تعلیمات پہنچانے تک محدود رہے اور مسیحؑ کے بعد اپنی اپنی زندگی کے آخری سانسوں تک صرف بنی اسرائیل کو ہی مسیحؑ کی تعلمات پہنچاتے رہے۔ اور نہ تو مسیحؑ کے ہوتے ہوئے کسی بھی غیر قوم کے درمیان مسیحؑ کی تعلیمات پہنچانے کیلیئے گئے نہ ان کے آسمان پر چلے جانے کے بعد اور اپنی اپنی زندگی کی آخری سانسوں تک کسی بھی غیر قوم کے درمیان کبھی تبلیغ کیلیئے گئے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ مسیحؑ صرف اور صرف بنی اسرائیل ہی کی طرف نبی بن کر مبعوث ہوئے

49

(متی ۲۶:۱۷ تا ۲۱) کے مطابق یسوعؑ نے عید فسح کیلیئے فسح تیار کروایا اور اپنے شاگردوں کیساتھ مل کر کھایا۔

فسح تیار کرنا اور اسے سب اہل خانہ کیساتھ مل کر کھانا اور عید فسح منانا پوری بنی اسرائیل قوم پر ایک لازمی فرض تھا اور توراۃ کے مطابق بنی اسرائیل پر اس کو اللہ نے مصر سے خروج کے وقت قیامت تک کیلیئے مقرر کیا تھا۔ سو ایک یہودی ہونے کی حیثیت سے مسیحؑ نے عید فسح منائی اور فسح تیار کروا کر اپنے ساتھیوں سمیت کھایا۔ اسکا مطلب ہے کہ مسیحؑ یہودی تھے ، یہودی شریعت کے ماتحت تھے اور صرف اور صرف بنی اسرائیل کیلیئے ہی نبی ہو کر مبعوث ہوئے۔ جس طرح یہودی تعلیمات وعبادات کا کسی بھی غیر قوم کیساتھ کوئی بھی تعلق نہ اب ہے نہ روز اول سے تھا اسی طرح انبیائے بنی اسرائیل کا بھی کسی غیر قوم کیساتھ کوئی تعلق نہ اب ہے نہ روز اول سے تھا۔ اسی حقیقت کے پیش نظر یہ بات کلی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ مسیحؑ سوائے یہودی قوم کے اور کسی غیر قوم کی طرف نبی ہو کر مبعوث ہو کر نہ آئے بلکہ وہ صرف بنی اسرائیل کے ہی ایک نبی تھے

50

(متی ۲۶:۳۲) میں جی اٹھنے کے بعد تم سے پہلے گلیل کو جاؤں گا

اس میں یسوعؑ مسیحؑ جی اٹھنے کے بعد بھی یہ نہیں کہہ رہے کہ میں جی اٹھنے کے بعد یہودیوں کی بجائے غیر قوموں کے درمیان تبلیغ کیلیئے جاؤں گا۔ بلکہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں جی اٹھنے کے بعد گلیل کا جاؤنگا۔ بائبل کے مطابق گلیل مسیحؑ کا اپنا آبائی علاقہ تھا اور ظاہر ہے کہ یہ یہودیوں کا ہی علاقہ تھا۔ یہاں یہودی بستے تھے۔

مسیحؑ صلیب سے پہلے بھی کبھی کسی غیر قوم میں تبلیغ کیلیئے نہ گئے۔ صلیب کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے بعد بھی کسی غیر قوم کے درمیان تبلیغ کیلیئے نہ گئے اگر چہ بائبل کے مطابق وہ کم و

بیش ۴۰ روز زمین پر موجود رہے مگر یہ ۴۰ روز بھی انھوں نے اپنی قوم یعنی یہودیوں کے درمیان ہی گذارے۔ اسی طرح اپنی دوبارہ واپسی کے بارے میں بھی مسیحؑ نے جتنی پیش گوئیاں دیں اور جوانا جیل میں موجود ہیں ان میں سے کسی میں بھی یسوعؑ مسیحؑ نے یہ بشارت کہیں بھی نہیں دی کہ میں چونکہ زمینی زندگی میں کبھی کسی غیر قوم کے درمیان تبلیغ کیلئے نہیں گیا لہٰذا اب میری دوبارہ واپسی کا مقصد یہ ہوگا کہ اب میں ان غیر قوموں کے درمیان تبلیغ کیلئے جاؤں۔ بلکہ انکی دوبارہ واپسی کی تمام بشارتوں میں بھی زمین پر آنے کے بعد کسی بھی غیر قوم میں جانے کا کوئی ذکر نہیں بلکہ ان کی دوبارہ واپسی کی تمام بشارتوں سے ان کا دوبارہ اپنی ہی قوم یعنی یہودیوں کے درمیان ہی آنے اور ان ہی کے درمیان رہنے کا اعلان اور ارادہ ملتا ہے

51

(متی ۲۶:۵۵) ۔۔۔۔۔میں ہر روز ہیکل میں بیٹھ کر تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا

ہیکل میں صرف یہودیوں کے عالم۔ ربی اور نبی آ کر لوگوں کو تعلیم دے سکتے تھے۔ اور یہ تعلیم صرف اور سرف یہودی قوم کیلئے مخصوص تھی۔ اس تعلیم اور یہودی مذہب کی کسی بھی عبادت کا کسی بھی غیر قوم کے کسی بھی فرد کیساتھ کوئی ہرگز ہرگز کوئی تعلق نہ تھا۔ یہودی مذہب کی تمام تعلیمات اور تمام عبادات و رسومات صرف اور صرف یہودی قوم ہی کیلئے تھیں ۔اور یہودی قوم کے انبیائے کرام موسیٰؑ سے لیکر مسیحؑ تک جتنی بھی تعلیمات اور احکامات لیکر آئے وہ سارے کے سارے صرف اور صرف یہودی قوم کیلئے تھے اور یہودیوں سوائے کسی بھی دوسری غیر قوم کیلئے نہ تھے۔

(متی ۱۱:۱۱) یسوعؑ حاکم کے سامنے کھڑا ہوا تھا اور حاکم نے اس سے پوچھا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یسوعؑ نے اس نے کہا تو خود کہتا ہے

(متی ۲۶:۵۷ تا ۷۵) ان آیات میں یسوعؑ مسیحؑ کا یہودیوں کی عدالت میں ٹرائیل بیان کیا گیا ہے۔ اس ٹرائیل سے مندرجہ ذیل باتیں ثابیت ہوتی ہیں

۔ یہ کہ یسوعؑ ایک یہودی تھے اور یہودی قوم کے فرد تھے وہ کسی اور قوم کے فرد نہ تھے

۔ یہ کہ یسوعؑ یہودی شریعت اور یہودی قانون کے ماتحت اور پیروکار تھے وہ کسی اور غیر قوم کی شریعت اور قانون کے پیروکار نہ تھے

۔ یہ کہ یسوعؑ کو ان کی قوم بھی یہودی اور یہودی قوم کا ایک فرد مانتی اور سمجھتی تھی

۔ یہ کہ جس عدالت میں یسوعؑ پر مقدمہ چلا وہ یہودی قانون اور یہودی شریعت کے ماتحت عدالت تھی۔ اس عدالت میں صرف اور صرف یہودیوں کے ہی آپس کے مقدمات پیش ہوتے تھے اور پھر ان کا یہودی قانون اور شریعت کے مطابق فیصلہ ہوتا

۔ یہ کہ اگر یسوعؑ غیر اقوام کے نبی اور پیشوا تھے تو پھر یہودی عدالت میں ان پر مقدمہ کیوں چلا؟

۔ یہ کہ اگر یسوعؑ غیر اقوام کے نبی اور پیشوا امام تھے تو پھر ان پر براہ راست رومی عدالت میں مقدمہ کیوں نہ چلا؟

۔ یہ کہ اگر وہ غیر اقوام کے نبی اور ہیرو تھے تو رومنوں اور فلسطیوں اور یورپی اقوام اور عربوں میں تبلیغ کرنے کیوں نہ گئے؟

۔ یہ کہ اگر وہ غیر اقوام کے نبی اور ہیرو تھے تو رومنوں اور فلسطیوں اور یورپی اقوام اور عربوں اور دنیا بھر کی دیگر اقوام کو یہ بات اس وقت کیوں معلوم نہ تھی کہ یسوعؑ یہودیوں کے نہیں بلکہ غیر اقوام کے نبی اور پیشوا ہیں؟

۔ یہ کہ اگر وہ غیر اقوام کے نبی اور ہیرو تھے تو رومنوں اور فلسطیوں اور یورپی اقوام اور عربوں اور دنیا بھر کی دیگر اقوام کو اگر یہ معلوم تھا کہ یسوعؑ دراصل غیر اقوام کے نبی، امام اور پیشوا ہیں تو مٹھی بھر یہودی ان پر مقدمہ ہی کیسے چلا سکے؟

۔ یہ کہ اگر وہ غیر اقوام کے نبی اور ہیرو تھے تو رومنوں اور فلسطیوں اور یورپی اقوام اور عربوں اور دیگر تمام غیر اقوام کے نبی امام اور پیشوا تھے تو ان پر یہودی قوانین اور یہودی شریعت تو لاگو ہی نہ ہوتی تھی پھر ان پر کس خوشی میں یہودی شریعت اور قانون لاگو کیا گیا اسکی کیا وجہ اور بنیاد تھی؟

۔ یہ کہ اگر وہ غیر اقوام کے نبی اور ہیرو تھے تو رومنوں اور فلسطیوں اور یورپی اقوام اور عرب اور دنیا بھر کی تمام غیر اقوام نے یہودیوں کی عدالت میں اور پھر رومن عدالت میں یسوعؑ پر مقدمہ ہی کیسے ہونے دیا؟

۔ یہ کہ اگر وہ غیر اقوام کے نبی اور ہیرو تھے تو رومنوں اور فلسطیوں اور یورپی اقوام اور عرب اور دنیا بھر کی تمام غیر اقوام نے یہودیوں کی عدالت میں اور پھر رومن عدالت کے دئے

ہوئے سزائے موت کے فیصلہ پر عمل ہی کیسے ہونے دیا؟ اور وہ اپنے آقا، اپنے خداوند، اپنے لیڈر، امام، پیشوا، رہبر و رہنما کو بچانے کیوں نہ آئے؟

(متی ۴۲:۲۷) یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے اگر اب صلیب پر سے اتر آئے تو ہم اس پر ایمان لے آئیں گے

تاریخ بنی اسرائیل جو کہ بائبل میں مرقوم ہے اسکے مطابق نبی اسرائیل کا جو بھی بادشاہ ہوتا تھا وہ صرف اور صرف اپنی ہی قوم یعنی بنی اسرائیل کا ہی بادشاہ ہوتا تھا۔ بلکہ اس تاریخ کے مطابق داوٗدؑ کے بیٹے حضرت سلیمانؑ کے دور کے بعد ان کے بیٹے رحبعام کے دور سے بنی اسرائیل قوم کی حکومت دو دھڑوں اور دو گروہوں میں بٹ گئی تھی ایک دھڑا جو صرف یہودی قبیلے پر مشتمل تھا اس نے اپنا الگ بادشاہ چن لیا جسے شاہ یہوداہ کہتے تھے۔ دوسرا دھڑا یہوداہ کے قبیلے کے علاوہ باقی تمام ۱۱ قبائل بنی اسرائیل پر مشتمل تھا اس کا بادشاہ الگ ہوا کرتا تھا اسے شاہ اسرائیل کہتے تھے۔ اور شاہ اسرائیل بنی اسرائیل کے صرف ۱۱ قبائل کا بادشاہ ہوا کرتا تھا اسکو یہوداہ کے قبیلے کے لوگ نہ مانتے تھے اسی طرح شاہ یہوداہ صرف یہوداہ کے قبیلے کا بادشاہ ہوا کرتا تھا باقی بنی اسرائیل پر اسکی حکومت نہیں ہوتی تھی۔ تو یہاں یہ سوال بھی غور طلب ہے کہ یسوعؑ بنی اسرائیل کے کون سے دھڑے کے بادشاہ گنے اور مانے گئے تھے؟

۔کیا وہ شاہ یہوداہ مانے گئے تھے؟ یا پھر شاہ اسرائیل؟

۔اور ان کی بادشاہ کا دعویٰ شاہ اسرائیل ہونے کا تھا؟ یا پھر شاہ یہوداہ ہونے کا؟

۔پھر یہ کہ عدالت میں ان پر جو مقدمہ قائم ہوا وہ شاہ یہوداہ ہونے کا مدعی ہونے کا قائم ہوا تھا؟ یا پھر شاہ اسرائیل ہونے کا مدعی ہونے کا؟

یسوعؑ مسیحؑ کی بادشاہت کا دعویٰ دراصل تھا کیا؟ اور انکی بادشاہت کی رینج، وسعت اور اسکا دائرہ وحیطہ دراصل کتنا وسیع تھا؟

۔عیسائی بھائی تو مسیحؑ کو تمام انسانیت کا خدا اور نجات دہندہ اور غیر اقوام کا امام و پیشوا بنائے بیٹھے ہیں مگر پہلے ہمیں وہ ذرا یہ تو بتا دیں کہ یسوعؑ کیا شاہ یہوداہ تھے؟ یا شاہ اسرائیل؟ یا داوٗدؑ اور سلیمانؑ کی طرح کل بنی اسرائیل کے شہنشاہ تھے؟ یعنی ان کا یہودیوں کے کس دھڑے کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ تھا؟

اب فرض کر لیں کہ ان کا دعویٰ شاہ یہوداہ ہونے کا تھا تو پھر وہ صرف یہوداہ کے قبیلے کے سربراہ اور بادشاہ قرار پاتے ہیں بنی اسرائیل کے باقی ۱۱ قبائل ان کی بادشاہی کی حد سے باہر ہو جاتے ہیں۔

اگر وہ شاہ اسرائیل ہونے کے مدعی تھے تو پھر یہوداہ کا قبیلہ ان کے حکومت اور اختیار کی حد سے باہر ہو جاتا اور وہ بنی اسرائیل کے صرف ۱۱ قبائل کے ہی سربراہ مانے جاتے یہوداہ کا قبیلہ ان کی بادشاہی سے باہر ہو جاتا

اسی طرح اگر وہ ساری بنی اسرائیل قوم کے مشترکہ شہنشاہ ہونے کے مدعی تھے تو پھر بھی وہ صرف بنی اسرائیل کی ہی قوم کے بادشاہ اور شہنشاہ قرار پاتے اسکے علاوہ وہ دنیا کی کسی بھی دوسری قوم کے بادشاہ قرار نہ پاسکتے تھے کیونکہ بنی اسرائیل کی تاریخ میں شاہ اسرائیل سوائے یہوداہ کے قبیلے کے باقی ساری بنی اسرائیل قوم کا بادشاہ مانا جاتا تھا اسکے علاوہ وہ دنیا کی کسی بھی دوسری غیر قوم کا بادشاہ نہ مانا جاتا کیونکہ ایک تو ہر قوم کا بادشاہ اسی قوم کے اندر میں سے ہوتا ہے باہر سے کبھی نہیں ہوسکتا دوسرے یہ کہ یہودی روایات اور قانون کے مطابق بھی بنی اسرائیل یعنی یہودی قوم کو دنیا کی دوسری اقوام سے ملنے جلنے، ان کیساتھ گھلنے ملنے ان کے نزدیک جانے انکیساتھ کھانے پینے ان سے رسم و رواہ رکھنے سے سختی کیساتھ منع کیا گیا تھا اور اسکو گناہ کبیرہ قرار دیا گیا تھا۔ چہ جائیکہ یہودی قوم کا بادشاہ غیر اقوام کا بادشاہ بھی مانا جائے اور وہ غیر قوم اور یہودی قوم دونوں ایک بادشاہ ہونے کی وجہ سے ایک قوم، ایک مملکت اور ایک سلطنت مانی جائیں۔ ایسا ہونا اس وجہ سے بھی ناممکن تھا۔ سو یہودی مذہب اور روایات کے مطابق اور بائبل میں یہودیوں کی لکھی ہوئی تاریخ کے مطابق عیسائی بھائی ہمیں یہ سمجھا دیں کہ مسیحؑ کس قوم کے بادشاہ تھے؟ کیا وہ شاہ یہوداہ تھے؟ کیا وہ شاہ اسرائیل تھے؟ کیا وہ صرف غیر اقوام کے ہی بادشاہ تھے؟ کیا وہ ساری یہودی قوم کے مشترکہ اور متفقہ شہنشاہ تھے؟ کیا وہ ساری شاہ یہوداہ اور غیر اقوام کے اکٹھے بادشاہ تھے؟ کیا وہ شاہ اسرائیل اور غیر اقوام کے اکٹھے بادشاہ تھے؟ کیا ساری بنی اسرائیل قوم اور تمام غیر اقوام کے اکٹھے شہنشاہ تھے؟ یعنی عیسائی بھائی یہودی تاریخ اور یہودی مذہبی تعلیمات کے حوالے سے اس بات واضح کریں کہ یسوعؑ کی بادشاہت کا دعویٰ کیا تھا اور انکی بادشاہت کا حجم اور دائرہ کار کیا تھا اور کتنا وسیع تھا؟

پھر یہ کہ جب کوئی یہودی کسی غیر قوم والوں کیساتھ مل جل ہی نہیں سکتا، کھا پی نہیں سکتا، گھل مل نہیں سکتا، ان میں شادی بیاہ نہیں کر سکتا تو وہ ایک یہودی ہو کر غیر اقوام کا بادشاہ یا شہنشاہ یا حکمران کیسے بن سکتا ہے؟

اگر پھر بھی عیسائی بھائی یسوعؑ مسیحؑ غیر اقوام کا بادشاہ، لیڈر، امام، حکمران، پیشوا، رہبر و راہنما بنانے پر ہی مصر ہیں یہودی تعلیمات اور قوانین کے روشنی میں ہمیں سمجھا دیں کہ ایسا کیسے ممکن ہے

اگر پھر بھی وہ اسی بات پر بضد ہیں تو اس کی ایک ہی ممکنہ صورت ہے کہ

وہ (یعنی یسوعؑ مسیحؑ جن کو عیسائی بھائی غیر اقوام کا امام و بادشاہ مانے بیٹھے ہیں) یہودیت کو ترک کر کے اس غیر قوم کا مذہب اختیار کرے اور یہودییت سے نکل کر اس قوم کا ایک حصہ بن جائے۔ یہودیوں کے علاقے اور زمین سے نکل جائے اور اسی قوم کے زمین میں اور اس کے علاقے میں جا کر رہائش پذیر ہو جائے۔ انہی کی رسوم و رواج اور انہی کا طرز رہائش اختیار کر لے۔

اب یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک پیدائشی یہودی کیلئے مسیحؑ کے دور میں ایسا کرنا ممکن تھا؟

اگر جواب ہاں ہے تو پھر عیسائی بھائی اس بات کی کوئی عملی مثال بائبل یعنی عہد نامہ قدیم میں سے دیں؟

اگر جواب نفی میں ہے تو پھر ایسا کیسے ممکن ہے کہ

یسوعؑ مسیحؑ ایک پیدائشی یہودی ہو کر غیر اقوام کے ہیرو، امام، لیڈر اور پیشوا، رہبر و رہنما بن جائیں جبکہ یہودی مذہب میں غیر اقوام کی شکل و شباہت اختیار کرنا، ان کا مذہب اختیار کرنا، انکے رسوم و رواج اختیار کرنا انکے دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرنا، ان سے میل جول رکھنا، ان کیساتھ کھانا پینا، ان سے بیاہ شادی کرنا تک حرام اور گناہ کبیرہ تھا؟

بائبل یسوعؑ کو ابن داوٗدؑ یعنی داوٗدؑ کی آل اولاد کہتی ہے اور پھر انکے بارے میں اناجیل کے مصنفین نے یہ بھی باور کروایا ہے کہ یسوعؑ کو بشارت کے مطابق داوٗدؑ کا تخت ملے گا

تو یہاں چند سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ

اگر یسوعؑ ابن داوٗدؑ ہیں تو اور انکو اناجیل کے مطابق انکے باپ داوٗدؑ کا تخت لازمی ملنا تھا تو

کیا وہ تخت انہیں مل گیا

بائبل کے مطابق داوٗدؑ ساری بنی اسرائیل قوم کے متفقہ بادشاہ تھے کیا یسوعؑ ساری بنی اسرائیل کے متفقہ بادشاہ تھے؟

بائبل کے مطابق داوٗدؑ کو پہلے یہوداہ کے بزرگوں نے تیل سے مسح کر کے اپنا بادشاہ بنایا پھر اسرائیل کے باقی ١١ قبائل کے بزرگوں نے تیل کیساتھ مسح کرا اپنا بادشاہ مان لیا کیا یسوعؑ کو یہوداہ کے قبیلے یعنی (بائبل کے مطابق) ان کے اپنے ہی قبیلے نے ان کو تیل کیساتھ مسح کر کے اپنا بادشاہ مانا؟ پھر کیا اسرائیل کے باقی ١١ قبائل نے بھی ان کو تیل کا مسح کر کے اپنا بادشاہ مانا؟

اگر ایسا ہوا تو کب ہوا عیسائی بھائی بائبل میں سے اس کا حوالہ دیں؟

اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر یسوعؑ شاہ یہوداہ کا ہے کے؟ اور شاہ اسرائیل کا ہے کے؟ اور داوٗدؑ کی طرح ساری یہودی قوم کے متفقہ شہنشاہ کا ہے کے ہوئے؟

اگر یسوعؑ کی مثال اناجیل ابن داوٗد کہہ کر دیتی ہے اور یہ بھی کہتی ہے یسوعؑ کے حق میں بشارت تھی کہ خدا اسے اپنے باپ داوٗدؑ کا تخت لازمی طور پر دے گا تو پھر وہ تخت انہیں ملا کیوں نہیں

اگر یسوعؑ کی مثال اناجیل ابن داوٗد کہہ کر دیتی ہے اور یہ بھی کہتی ہے یسوعؑ کے حق میں بشارت تھی کہ خدا اسے اپنے باپ داوٗدؑ کا تخت لازمی طور پر دے گا تو عیسائی بھائی یہ بتائیں کہ کیا داوٗدؑ بنی اسرائیل قوم کے بادشاہ تھے یا غیر اقوام کے؟

۔جب داوٗدؑ ایک یہودی ہونے کی وجہ سے صرف اپنی ہی قوم یعنی بنی اسرائیل کے ہی بادشاہ مانے گئے اور بنی اسرائیل کے علاوہ دوسری کسی بھی قوم کے بادشاہ نہ مانے گئے نہ ہی اپنے مذہب اور شریعت کے احکامات کی رو سے مانے جا سکتے تھے تو یسوعؑ کیسے تمام غیر اقوام کے بادشاہ مانے جا سکتے تھے جبکہ وہ بھی داوٗدؑ کی طرح پیدائشی یہودی تھے یہودی مذہب اور شریعت پر ایمان رکھتے تھے اور اسکے تابع اور ماتحت رہ کر اسی کے قوانین اور احکامات کے مطابق زندگی گذار رہے تھے؟

۔جب داوٗدؑ تمام بنی اسرائیل قوم کے متفقہ طور پر ٤٠ سال تک بلا شرکت غیرے بادشاہ رہنے والی ہستی بھی صرف بنی اسرائیل قوم کے ہی بادشاہ مانے گئے تو یسوعؑ جو اپنی پوری

یہودی قوم کے بادشاہ تو کیا اپنی قوم کے کسی ایک قبیلے بلکہ اپنے ہی قبیلے کے بادشاہ نہ مانے گئے وہ ساری انسانیت اور تمام غیر اقوام کے شہنشاہ کیسے ہو سکتے ہیں؟

۔کیا اس صورت حال اور اس حالت میں جبکہ یسوعؑ کو ان کے اپنے ہی قبیلے نے اپنا سردار اور بادشاہ نہ مانا (پوری قوم کی تو بات ہی بڑی دور ہے) یسوعؑ کو پوری نسل انسانی کا بادشاہ، خداوند، مالک، خدا، خدا کا بیٹا، روح القدس، پیشوا، امام، لیڈر، ہیرو، منجی، رہبر و راہنما قرار دینا سراسر غلط بیانی، من گھڑت بات، خوش فہمی، خیال آرائی، انسانیت کو سر تا سر دھوکہ دینا، اور انسانیت کو سر تا سر گمراہ کرنے والی بات نہیں ہے؟

http://bibleencyclopedia.com/